بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۰

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم سہ شنبہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیچش کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے بھی دُعا کی جائے۔

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر ٹکسلا سے واپس تشریف لائے۔

آج مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "شہادۃ القرآن" کا امتحان ہوا۔ ۱۰۴ مرد اور ۲۵ خواتین شریک ہوئیں۔

جلد ۳۰ | ۲۸ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۱۴ ماہ رجب ۱۳۶۱ ہجری | ۲۸ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۷۳

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۴ ماہ رجب ۱۳۶۱ ہجری

خواہ مخواہ کیوں دل آزاری کی جاتی ہے

[illegible] بات خواہ سیاسی ہوں۔ خواہ [illegible] فطرت میں یہ بات داخل ہو چکی ہے۔ کہ خواہ مخواہ دوسروں پر چوٹ کریں۔ اور بلا وجہ دل آزاری کے مرتکب ہوں۔ حالانکہ شرافت اور انسانیت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اگر ضرورتاً اور مجبوراً کچھ لکھنا پڑے۔ تو بھی ایسے رنگ اور ایسے طریق سے لکھا جائے۔ کہ مخاطب کی دل آزاری کا پہلو اس میں نہ پایا جائے۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ بعض مسلمان اخبارات میں جب اس قسم کی تحریک ہوئی کہ مسلمانوں کو ہندو روزانہ اخبارات کی بجائے مسلمان روزانہ اخبارات پڑھنے چاہئیں۔ کیونکہ ہندو اخبارات خواہ مخواہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگاتے رہتے۔ اور ان کی دل آزاری کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ غیرت و حمیت کے سراسر خلاف ہے۔ کہ قیمت ادا کر کے دل آزار تحریریں پڑھی جائیں۔ اور اس طرح ان اخبارات کی اشاعت میں اضافہ کیا جائے۔ اس پر دوسرے اخبارات کو تو اپنی صفائی پیش کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ البتہ "ملاپ" نے لکھا۔ کہ وہ ہمیشہ ایسی تحریریں شائع کرنے سے اجتناب کرتا ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے ناگوار ہوں۔ اور ہمیشہ ان کے جذبات اور احساسات کا احترام کرتا ہے۔

لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ "ملاپ" کا یہ دعوے جلد ہی بے بنیاد ثابت ہو گیا۔ خاص کر جماعت احمدیہ کے متعلق اس کا رویہ بہت ہی قابل مذمت ہے جس کے ثبوت میں ہم اس کا ۲۳ جولائی کا پرچہ پیش کرتے ہیں۔

اس پرچہ میں "ہندو راج کا بھوت" کے عنوان سے لالہ خوشحال چند صاحب مالک اخبار نے اپنے نام سے ایک ایڈیٹوریل لکھا ہے جس میں مسلمانوں کو برطانیہ کے زر خرید غلام۔ بہکی بہکی باتیں کرنے والے۔ "مینٹل ہسپتال (پاگل خانہ) میں داخل کرانے کے قابل" وغیرہ وغیرہ قرار دے کر جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ "مسلمان ہندو راج کے نام سے اتنے خوف زدہ ہو رہے ہیں۔ کہ راتوں کو بھی ہندو راج۔ ہندو راج بڑبڑاتے ہوں۔ اور ہندو راج کے خوف سے رہ رہ کر جاگ اٹھتے ہوں۔" وہاں مسلم لیگ کے رکن نواب زادہ رشید علی خانصاحب کے ایک بیان کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اپنے بیان میں نواب زادہ صاحب کو ایک اور الہام ہوتا ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں۔ کہ ہندو کا صرف یہ مقصد نہیں کہ وہ انگریز کو ہندوستان سے نکالے بلکہ ان کے دلوں میں یہ خبیث ارادے ہیں۔ کہ جاپان کی مدد سے ایک زبردست حکومت قائم کر کے اسلامیانِ ہند کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔"

ظاہر ہے۔ نواب زادہ صاحب کا بیان ایک سیاسی معاملہ کے متعلق ہے۔ اس پر تنقید کرنے کے لئے سیاسی الفاظ اور سیاسی اصطلاحات کا استعمال ہی موزوں ہو سکتا ہے۔ اور اس بارہ میں "الہام" کا لفظ بطور طنز استعمال کرنا ہرگز مناسب نہیں تھا۔ کیونکہ یہ ایک مقدس اسلامی اصطلاح ہے۔ الہام اس کلام الٰہی کو کہا جاتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ اپنے خاص بندوں پر نازل کرتا ہے۔ لیکن "ملاپ" نے محض مسلمانوں کو چڑانے کے لئے اس اسلامی اصطلاح کو بالکل بے محل اور بے موقعہ استعمال کر کے نہ صرف اپنی بے ذوقی کا ثبوت دیا۔ بلکہ یہ بھی ظاہر کر دیا۔ کہ وہ بلا وجہ۔ اور بلا ضرورت مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگانے سے باز نہیں رہ سکتا۔

اس کے علاوہ اس نے ایک اور فقرہ لکھا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ "ایسا الہام تو ضلع گورداسپور میں کسی بھی نبی کو نہیں ہوا ہوگا!" اس میں صریح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ پر طنز کیا گیا ہے۔ پھر اسی پرچہ میں "گپ شپ" کے زیر عنوان یہ فقرہ لکھا ہے:۔

"گوجرانوالہ میں پیتل کے برتن اور لوہے کی الماریاں تیار ہوتی ہیں سیالکوٹ میں ٹرنک بنتے ہیں۔ اسی طرح ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیان میں نبی پیدا ہوتے ہیں"

"ملاپ" نے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے:۔ "حضرت مرزا غلام احمد قادیان والوں نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ ان کے پیرووں کی بڑی منظم جماعت موجود ہے۔" لیکن یہ جانتے اور مانتے کے باوجود جس رنگ میں قادیان کا ذکر کیا گیا۔ وہ ہمارے لئے بے حد تکلیف دِہ اور رنج افزا ہے ایک بڑی۔ اور منظم جماعت کے مقدس مرکز اور اس کے بانی کا اس طرح تمسخر آمیز پیرایہ میں ذکر سوائے دل آزاری کے اور کیا نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے جواب میں اگر ہم چاہیں۔ تو بانیٔ آریہ سماج پنڈت دیانند جی کے متعلق ایسی تشبیہات پیش کر سکتے ہیں۔ جو بالکل موزوں اور برمحل ہونے کے ساتھ ہی صحیح واقعات اور آریہ سماج کی مذہبی کتاب ستیارتھ پرکاش کے حوالوں پر مشتمل ہوں۔ مگر ہم نے کبھی آج تک ایسا نہیں کیا۔ اور نہ آئندہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ بشرطیکہ آریہ سماجی اخبارات ہمیں انتہائی طور پر مجبور نہ کر دیں۔

پس ہم "ملاپ" اور دوسرے آریہ اخبارات سے خواہش کرتے ہیں۔ کہ وہ خواہ مخواہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگانے اور باہمی منافرت پیدا کرنے کے طریق عمل کو چھوڑ دیں۔ اس سے سوائے نقصان کے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اور یہ معقولیت اور شرافت سے بھی بعید ہے۔ کہ اس طرح دوسروں کی دل آزاری کے سامان مہیا کئے جائیں۔

احمدیہ ٹیرل کمپنی میں بھرتی ہونیکے چند فوائد

سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے۔ کہ اس میں بھرتی ہونے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو خاص طور پر ارشاد فرمایا ہے۔ اسکی تعمیل کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

دُوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کمپنی کا نام جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اور اس میں بھرتی ہونے والے آئندہ نسلوں کے لئے نمونہ بنیں گے۔

تیسرا فائدہ یہ ہے۔ کہ اس میں بھرتی ہونیوالے باجماعت نماز پڑھنے اور ملکر دُعا کرنیکا موقعہ پائیں گے۔

چوتھا فائدہ یہ ہے کہ احمدی بھائی ایک دوسرے کے دکھ تکلیف میں شریک ہوسکیں گے۔

اور بھی بہت سے فوائد ہیں احمدی نوجوانوں کو فوراً بھرتی ہوجانا چاہیئے

تحریک جدید کا ایک نہایت ضروری اور فوری اعلان

بفضل خدا ۳۱ جولائی تک سال ہشتم کا چندہ ادا کرنے والے مجاہدین بھی سابقون ہوں گے۔ اسی واسطے انتہائی کوشش کے ساتھ احباب ۳۱ جولائی تک ادا کرنے کا انتظام فرما رہے ہیں۔ اس تسلسل میں دو باتوں کا اعلان کرنا نہایت ضروری ہے۔ اول چونکہ تحریک جدید کے ہر مجاہد کی شدید خواہش اور تڑپ ہے۔ کہ اس کا نام حضرت کے حضور پورا کرنے والوں میں پیش ہو۔ تا اس کے لئے حضور دعا فرمائیں۔ اس لئے آخری تاریخوں میں احباب نہایت کوشش سے تحریک جدید کا چندہ ادا کرتے ہیں۔ پس عہدہ داران کو چاہیئے کہ ان کو جو رقم ۳۱ جولائی کی شام تک مل جائے۔ وہ مرکز میں فوراً ارسال کردیں۔ اپنے پاس نہ روک رکھیں۔ بلکہ عہدہ داران کو اس معاملہ میں خود اپنے احباب کی مدد کرنی لازمی ہے۔

دوسری بات یہ یاد رہنی چاہیئے کہ جب تک کسی رقم کی تفصیل ساتھ نہ ہو۔ اس وقت تک کوئی رقم داخل نہیں ہوسکتی۔ پس عہدہ داران جو رقم بھی ارسال فرمائیں۔ بیمہ یا منی آرڈر چیک وغیرہ کے ساتھ ہی اسم وار تفصیل تحریک جدید کی دے دیں۔ تا کہ جس دن منی آرڈر۔ بیمہ ملے اسی دن خزانہ میں داخل ہو جائے۔ اور ان کا نام حضرت اقدس کے حضور پیش ہو جائے۔ پس عہدہ داران کو تحریک جدید کا چندہ ۳۱ جولائی تک ادا شدہ فوری ارسال کرنا چاہیئے۔ اسم وار تفصیل بیمہ یا منی آرڈر میں ہی دینی ضروری ہے۔ ورنہ رقم وقت پر داخل نہ ہوگی۔

مولوی فاضل میں پاس ہونیوالے

اس سال حسب ذیل اصحاب نے جامعہ احمدیہ سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

(۱) مولوی عبد القادر صاحب (۲) مولوی فضل الٰہی صاحب (۳) مولوی منیر احمد صاحب منیس (۴) مولوی محمد امین صاحب (۵) مولوی نصیر الدین صاحب (۶) مولوی محمد یوسف صاحب (۷) شیخ نور احمد صاحب (۸) مولوی غلام باری صاحب (۹) مولوی محمد شریف صاحب (۱۰) مولوی ناصر الدین صاحب (۱۱) مولوی محمد منور صاحب۔ چھ طلبا کا نتیجہ بعد میں نکلے گا۔

مرزا سعادت اللہ صاحب اسلم نے پرائیویٹ طور پر امتحان پاس کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تم نیک بن جاؤ تا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر ٹھہرو

"خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو کچھ کرکے دکھاؤ ورنہ نکمی شے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔ کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزوں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا۔ بلکہ ان اشیاء کو اور تمام کارآمد اور قیمتی چیزوں کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہیں۔ لیکن اگر گھر میں کوئی چوہا مرا ہوا دکھائی دے۔ تو اس کو سب سے پہلے باہر پھینک دو گے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ ان کی عمر دراز کرتا ہے۔ اور ان کے کاروبار میں ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ وہ ان کو ضائع نہیں کرتا۔ اور بے عزتی کی موت نہیں مارتا۔ لیکن جو خدا تعالیٰ کی ہدایتوں کی بے حرمتی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔ اگر چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری قدر کرے تو اس کے واسطے ضروری ہے کہ تم نیک بن جاؤ۔ تا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر ٹھہرو۔ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں۔ اور اس کے حکموں کی پابندی کرتے ہیں۔ وہ ان میں اور ان کے غیروں کے درمیان ایک فرقان رکھ دیتا ہے۔ یہی راز انسان کے برکت پانے کا ہے کہ وہ بدیوں سے بچتا رہے۔ ایسا شخص جہاں رہے وہ قابل قدر ہوتا ہے۔"

(الحکم ۲۹ مارچ ۱۹۰۴ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۶/۶/۴۲ سے ۴/۷/۴۲ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۳۱۱۔ فضل دین صاحب ضلع گورداسپور
۱۳۱۲۔ نذیر احمد صاحب "
۱۳۱۳۔ علی احمد صاحب "
۱۳۱۴۔ سکینہ خاتون صاحبہ یو۔پی
۱۳۱۵۔ گوہر خان صاحب کرٹک
۱۳۱۶۔ محمد حبیب الرحمٰن صاحب بنگال
۱۳۱۷۔ سید رسول عالم صاحب "
۱۳۱۸۔ یوسف علی صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۳۱۹۔ محمد حسین صاحب " لائلپور
۱۳۲۰۔ ہدایت بیگم صاحبہ لاہور
۱۳۲۱۔ حافظ نیاز احمد صاحب جہیند
۱۳۲۲۔ ارشاد بیگم صاحبہ شیخوپورہ
۱۳۲۳۔ فضل الرزاق صاحب لاہور
۱۳۲۴۔ [illegible] الٰہی فیروزپور
۱۳۲۵۔ [illegible] حسین صاحب ضلع گورداسپور
۱۳۲۶۔ صغراں صاحبہ "
۱۳۲۷۔ بشیر احمد صاحب "
۱۳۲۸۔ غلام حیدر صاحب امرتسر
۱۳۲۹۔ مریم صاحبہ "

۱۳۳۰۔ خورشید صاحب امرتسر
۱۳۳۱۔ نور احمد صاحب "
۱۳۳۲۔ عنایت صاحب "
۱۳۳۳۔ منیر احمد صاحب "
۱۳۳۴۔ منظور احمد صاحب "
۱۳۳۵۔ فضل کریم صاحب جھنگ
۱۳۳۶۔ عبد العزیز صاحب "
۱۳۳۷۔ رحمت خان صاحب گوجرانوالہ
۱۳۳۸۔ لال دین صاحب ضلع گورداسپور
۱۳۳۹۔ منظور الحق صاحب بنگال
۱۳۴۰۔ بشیر احمد صاحب ضلع گورداسپور
۱۳۴۱۔ علم دین صاحب "
۱۳۴۲۔ فتح محمد صاحب "
۱۳۴۳۔ محمد الدین صاحب "
۱۳۴۴۔ اللہ دین صاحب "
۱۳۴۵۔ بابو صاحب "
۱۳۴۶۔ شکر دین صاحب "
۱۳۴۷۔ کانو صاحب "
۱۳۴۸۔ وہاب دین صاحب "

۱۳۴۹۔ نبی بخش صاحب ضلع امرتسر
۱۳۵۰۔ بھاگی صاحبہ " گورداسپور
۱۳۵۱۔ نواب بی بی صاحبہ "
۱۳۵۲۔ شریفاں صاحبہ "
۱۳۵۳۔ جلال خان صاحب "
۱۳۵۴۔ جانو بی بی صاحبہ "
۱۳۵۵۔ نذیر بیگم صاحبہ "
۱۳۵۶۔ خورشید بیگم صاحبہ "
۱۳۵۷۔ غلام ربانی صاحب امرتسر
۱۳۵۸۔ وحید احمد صاحب لاہور
۱۳۵۹۔ غلام حیدر صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۳۶۰۔ مہر دین صاحب لاہور
۱۳۶۱۔ فاطمہ بی بی صاحبہ میرپور
۱۳۶۲۔ سائرہ بیگم صاحبہ "
۱۳۶۳۔ مولا بخش صاحب جموں
۱۳۶۴۔ جمال دین صاحب "
۱۳۶۵۔ ہدایت شاہ صاحب "
۱۳۶۶۔ فرزند علی صاحب "

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ محمد نصیب صاحب مہاجر قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف۔ قادیان

(۱۸)

ایک روز بعد نماز مغرب مسجد مبارک کے اُوپر ابتدائی مسجد کی شہ نشین پر حضرت اقدس جلوہ افروز تھے۔ مخلصین حضور کے ارد گرد جمع تھے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کا لڑکا شیخ محمد صالح چھوٹا سا تھا۔ وُہ مرزا خدابخش صاحب کی گود میں بیٹھا تھا۔ چونکہ مرزا صاحب کا رنگ کالا تھا۔ اس پر سیاہ رنگ کی رومی ٹوپی۔ سیاہ کوٹ۔ سیاہ پاجامہ۔ اور سیاہ ہی جرابیں پہنے ہُوئے تھے۔ نہ معلوم اس ننھے بچے کو کیا خیال آیا۔ وُہ مرزا صاحب کو مخاطب کر کے بولا۔ مرزا جی! آپ کی جُرابیں کالی۔ پاجامہ کالا۔ کوٹ کالا۔ ٹوپی کالی۔ آپ کا منہ بھی کالا۔ اس پر حاضرین زور سے ہنسے حضور بھی مُسکرائے۔ تاکہ کوئی بچہ کو جھڑک نہ دے۔ اور مرزا صاحب کو بھی ندامت نہ ہو:۔

(۱۹)

اگر کوئی شخص آپ کے لئے کوئی ایسی چیز تحفۃً لاتا۔ جو حضور صحت کے مدنظر نہ کھا سکتے۔ تو بھی اُسے رد نہ فرماتے۔ بلکہ قبول فرما لیتے۔ تاکہ دل شکنی نہ ہو:۔

(۲۰)

سیر میں اگر حضور کی چھڑی پر کسی کا پاؤں آجاتا۔ اور وُہ گر جاتی۔ یا حضور کی جوتی پر کسی کا پاؤں پڑ جاتا۔ اور وُہ پاؤں سے نکل جاتی۔ تو حضور ٹھہر جاتے۔ مگر پیچھے مڑ کر نہ دیکھتے۔ کہ کس کا پاؤں لگنے سے ایسا ہُوا ہے۔ تا اُسے ندامت نہ ہو:۔

شیخ صاحب کی روایات کی گزشتہ دو قسطوں میں مندرجہ ذیل دو غلطیاں سہواً ہُوئی ہیں احباب درست فرما لیں:۔

روایت ۱۰ میں بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی کی بجائے بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پڑھا جائے۔

روایت ۱۴ میں الامر فوق العادت کی جگہ الامر فوق الادب پڑھا جائے:۔

(۲۱)

حضور علیہ السلام کی جیب میں گھڑی ضرور ہوتی۔ لیکن اکثر بند رہتی۔ کبھی خیال آجاتا۔ تو دوستوں سے درست کرا لیتے۔ مگر پھر وقت پر چابی نہ ملنے سے وُہ بند ہو جاتی۔ انہماک کا یہ عالم تھا۔ کہ بعض اوقات واسکٹ کا بٹن کوٹ کو۔ اور کوٹ کا بٹن واسکٹ کو لگا ہُوا بھی دیکھنے میں آتا۔

(۲۲)

ایک دفعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے عرض کیا۔ کہ اخبار بدر کی قیمت سالانہ ۲/۸ ہے۔ مگر بعض دوست پیشگی قیمت ادا نہیں کرتے۔ وصولی کے لئے عملہ کی محنت۔ مطالبات پر ٹکٹ ڈاک خرچ ہوتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے۔ کہ ایسے خریداروں سے تین روپیہ سالانہ قیمت لی جائے۔ یعنی ۲/۸ اصل قیمت اور ۸/ معاوضہ اخراجات وصولی وغیرہ۔ حضور نے فرمایا۔ جائز ہے:۔

(۲۳)

حاجی عمر ڈار صاحب ساکن ناستور کشمیر نے ایک سیاہ رنگ کا گدّی کُتا بھیجا۔ جو عموماً حضور کے گھر میں رہا کرتا تھا۔ اسے شیرو نام سے پکارتے تھے۔ اُن دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سکول میں پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت قاضی امیر حسین صاحب نے جو قرآن و حدیث کے جیّد عالم تھے حضرت میاں صاحب سے کہا۔ کہ میاں! میرا نام نہ لینا۔ مگر حضرت صاحب سے عرض کرنا۔ کہ حدیث میں آیا ہے جس گھر میں کتّا ہو۔ اس گھر میں فرشتے نہیں آتے۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا گیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ جس گھر میں انسان کا اپنا نفس کُتا موجود ہو۔ اُس گھر میں واقعی فرشتے نہیں آتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قاضی صاحب کو آکر یہ جواب سُنایا۔ قاضی صاحب فرماتے تھے۔ کہ جواب سُنکر میں مارے شرم کے پانی پانی ہو گیا۔ کہ ساری عمر ہم قرآن حدیث پڑھتے پڑھاتے رہے۔ مگر یہ نکتہ سمجھ میں نہ آیا۔ اور ظاہر پر ہی محمول کرتے رہے۔ واقعی یہ علم اُسی کو مل سکتا ہے۔ جو من جانب اللہ ہو:۔

(۲۴)

ایک دن ایسا اتفاق ہُوا۔ کہ امام صاحب نے پہلی یا تیسری رکعت کے بعد قیام کیا مگر حضرت اقدس بوجہ استغراق التحیات میں بیٹھے رہے۔ جب امام نے اللہ اکبر کہا تو آپ کو ان کے رکوع میں جانے کا علم ہُوا۔ حضور فوراً اٹھ کر رکوع میں چلے گئے۔ جب نماز ختم ہوئی۔ تو حضور علیہ السلام نے حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ اور مولوی محمد احسن صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آیا یہ رکعت ہو گئی ہے۔ یا نہیں۔ علماء نے فتوےٰ دیا۔ کہ ہو گئی ہے۔ اس پر حضور نے بھی فرمایا۔ واقعہ میں جب امام کے پیچھے مقتدی رکوع پالے تو رکعت ہو جاتی ہے۔

(۲۵)

ایک دفعہ کسی شخص نے دریافت کیا۔ کہ عیسائی کے ساتھ مل کر کھانا کھا لینا جائز ہے۔ یا نہیں۔ حضور نے فرمایا۔ ایک ہے فتوےٰ اور دوسرا ہے تقوےٰ۔ قرآن مجید کی رُو سے اہل کتاب کے ساتھ کھانا جائز ہے مگر تقویٰ یہ ہے۔ کہ نہ کھایا جائے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص آپ کے والد کو گالی دے۔ تو کیا آپ اس کے ساتھ کھانا کھائیں گے؟ یا مصافحہ و معانقہ کریں گے؟ اس نے کہا نہیں اس پر فرمایا۔ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والد جتنی بھی عزت نہیں؟

(۲۶)

ایک موقعہ پر کسی شخص نے حضور علیہ السلام کے سامنے میاں عبداللہ صاحب پروفیسر مرحوم کی شکایت کی۔ کہ وُہ مخالفین سلسلہ کے ساتھ سختی سے پیش آتے ہیں۔ ایک روز حضور نے پروفیسر صاحب سے کہا۔ میاں عبداللہ! اگر کوئی ہمیں بُرا کہا کرے۔ تو اُس سے سختی نہ کیا کرو۔ بلکہ نرمی سے پیش آیا کرو۔ اس پر پروفیسر صاحب مرحوم نے ایک خاص جذبہ میں آکر عرض کیا۔ ہاں حضور آپ کے پیر (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کو کوئی گالی دے۔ تو آپ دم نہیں لیتے۔ جب تک اس کا بیڑا غرق نہ کرا لیں۔ اور ہمارے پیر (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو کوئی گالی دے۔ تو ہمیں یہ تلقین کی جاتی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام مُسکرا کر خاموش ہو رہے:۔

(۲۷)

لنگر خانہ کے ایک باورچی کے متعلق متعدد بار کئی لوگوں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں شکایت کی۔ کہ وُہ غریبوں کو تنگ کرتا ہے۔ حضور ہر بار سُن کر خاموش رہتے۔ آخر ایک دن پھر کسی کے شکایت کرنے پر فرمایا۔ اس کی جگہ کوئی فرشتہ تو تمہیں مل نہیں جائے گا۔ آخر جو شخص اس کام پر آئے گا۔ وُہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ اس کام پر اپنے کسی صالح بندے کو نہیں لگائے گا۔ ایک روٹی کے لئے تین دفعہ غریب جہنم یعنی تنور میں جھانکتا ہے۔ ایک مرتبہ روٹی لگانے کو۔ پھر یہ معلوم کرنے کو کہ پکی ہے یا نہیں۔ پھر تیسری مرتبہ اُسے اُتارنے کو۔ اس پر بھی تم راضی نہیں۔ اس کے بعد جب اس کی شکایات زیادہ ہونے لگیں۔ تو حضور نے اسے رخصت کر دیا۔

(۲۸)

سنہ ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا انتظام حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ہاتھ میں گیا۔ تو وُہ مجھے۔ مرزا محمود بیگ صاحب۔ قاضی عبدالرحیم صاحب اور ماسٹر عبدالرؤف صاحب کو تنخیف میں لے آئے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا حضور علیہ السلام نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔ انہوں نے میری ملازمت کے لئے خواجہ جمال الدین صاحب انسپکٹر آف سکولز جموں کے نام خط لکھا۔ مگر خواجہ صاحب نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے بعد خود حضرت اقدس نے اپنے دستِ مبارک سے مکرمی محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ افسر بگھی خانہ ریاست کپورتھلہ کے نام میری ملازمت کے لئے خط لکھ کر مجھے دیا۔ وُہ خط لے کر میں خود کپورتھلہ پہنچا۔ اور خان صاحب کو دیا۔ خان صاحب نے پڑھا۔ اسے بوسہ دیا۔ آنکھوں سے لگایا۔ اور سر پر رکھا۔ اس کے بعد آپ نے ریاست میں ایک پرائیویٹ ملازمت مجھے دلوا دی۔ مگر مستقل ملازمت کا انتظام نہ ہو سکا۔ اس کے بعد میں لاہور چلا گیا۔ جہاں سے میں وقتاً فوقتاً حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں قادیان واپس بلائے جانے کے لئے بڑی بے تابی سے خط لکھتا رہا۔ آخر وُہ وقت آیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے پھر مجھے حضور علیہ السلام کے قدموں میں لے آیا:۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کسر صلیب کا صحیح مفہوم

اور

مولوی ثناء اللہ صاحب سے چند مطالبات

کسر صلیب کا مطلب

احادیث نبویہ میں امت محمدیہ میں مبعوث ہونے والے مسیح موعود کا ایک کام کسر صلیب بتایا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا ظہور ایسے زمانہ میں ہوگا۔ جبکہ صلیب کے پرستاروں کا دنیا میں غلبہ ہوگا۔ اور مسیح موعود اس وقت ظاہر ہو کر روشن دلائل سے یہ ثابت کر دے گا۔ کہ گو مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا تو گیا۔ اور صلیب ان کے مقابلہ میں ضرور آئی۔ مگر وہ ان کی جان لینے میں کامیاب نہ ہوسکی۔ بلکہ ناکام رہ کر گویا وہ ٹوٹ گئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دلائل قرآنیہ و انجیلیہ سے عیسائیوں کے بالمقابل اس حقیقت کو ایسے پُر زور دلائل سے پیش کیا۔ کہ عیسائی ان کے جواب سے عاجز آگئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بالمقابل غیر احمدی علما اس بات کے قائل ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے۔ گویا وہ صلیب پر واقعہ صلیب گزرنے کے قائل نہیں۔ اس صورت میں کوئی مسیح موعود اس عقیدہ کا نہیں آسکتا تھا۔ کہ مسیح علیہ السلام پر واقعہ صلیب گزرا ہی نہیں۔ کیونکہ مسیح علیہ السلام کے مقابل میں صلیب کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا اسی صورت میں درست ہوسکتا ہے۔ جب حضرت مسیح علیہ السلام پر واقعہ صلیب کے گزرنے سے تو انکار نہ کیا جائے۔ ہاں صلیب کے انکار کے بعد اور اسکے مسیح علیہ السلام کے بالمقابل آنے کے بعد مسیح کی جان لینے میں اسے ناکام ثابت کیا جائے۔ اس امر کے ثابت ہو جانے سے عیسائیوں کا عقیدہ کفارہ کہ حضرت مسیح نے صلیب پر ہمارے گناہوں کے عوض جان دی غلط ثابت ہو جاتا ہے۔

حیات مسیح کا عقیدہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب

"الفضل" ۲۶ مئی میں ایک مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کاسر الصلیب ثابت کرنے کے لئے شائع ہوا۔ جسے پڑھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث ۳ جولائی ۱۹۴۲ء میں لکھتے ہیں۔

"آج معلوم ہوا کہ علمائے اسلام کا عقیدہ متعلقہ حیات مسیح تردید کفارہ کے لئے بہترین حربہ ہے۔ کیونکہ اس عقیدہ سے مثل مشہور نہ بانس رہے نہ بانسری بجے خوب صادق آتی ہے۔ یعنی کفارہ کا تصور خود بخود اٹھ جاتا ہے"

مگر مولوی صاحب نے آج جس امر کو نیا انکشاف قرار دیا ہے۔ یہ تو ان کا پرانا راگ ہے۔ جسے وہ متعدد مرتبہ پہلے بھی الاپ چکے ہیں۔ لیکن اگر اسے مولوی صاحب کے لئے جدید انکشاف ہی قرار دیا جائے تو پھر کہنا پڑے گا۔ کہ مولوی صاحب پر اتنی موٹی بات کہ علمائے اسلام کے حیات مسیح عقیدہ سے کفارہ کی تردید بھی ہوسکتی ہے۔ اب تک ظاہر نہ ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا مولوی صاحب اس عقیدہ کو دوسرے علماء کا ہی عقیدہ سمجھتے ہیں۔ یا خود بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فی الواقع بجسدہ العنصری آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اگر ان کا بھی یہ عقیدہ ہے۔ تو پھر انہیں اس پر مؤکد بعذاب حلف اٹھانے سے گریز نہیں کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ وہ قادیان میں ایک مرتبہ ایسی حلف کی دعوت کو رد کر چکے ہیں۔

حیات مسیح کا عقیدہ کس طرح کفارہ کے خلاف بہترین حربہ ہے

مولوی صاحب نے علمائے اسلام کے حیات مسیح کے عقیدہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کے بالمقابل کفارہ کی تردید میں بہترین حربہ قرار دینے میں سخت علمی غلطی کھائی ہے۔ انہوں نے غور نہیں کیا۔ کہ حیات مسیح کے عقیدہ کے قائل تو عیسائی بھی ہیں۔ مگر وہ چونکہ ساتھ اس بات کے قائل ہیں۔ کہ مسیح نے صلیب پر جان دی۔ اور تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے۔ اس لئے ان کا اس رنگ میں حیات مسیح کا قائل ہونا کفارہ کی ہرگز تردید نہیں کرتا۔ لیکن مولوی صاحب کے علمائے اسلام چونکہ مسیح کے صلیب پر نہ مرنے کے قائل ہیں۔ اس لئے ان کی طرف سے مسیح کے صلیب پر نہ مرنے کے ثبوت کو کفارہ کی تردید میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ نہ کہ مطلق حیات مسیح کے عقیدہ کو جس کے خود عیسائی بھی قائل ہیں۔ پس صاف ظاہر ہے کہ کفارہ کی تردید اس امر کے ثبوت سے ہوگی۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ چونکہ یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے تو گئے۔ مگر صلیب ان کی جان نہیں لے سکی۔ اس لئے تردید کفارہ کے لئے محض عقیدہ کے لحاظ سے جس امر کی ضرورت ہے۔ وہ اس عقیدہ میں بھی پورے اشتراک کے ساتھ موجود ہے۔ کیونکہ قدر مشترک دونوں عقیدوں میں جس سے کفارہ کی تردید ہوسکتی ہے وہ حضرت مسیح کا صلیب پر نہ مرنا ہے۔

پس مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں اندریں حال ان کا حیات مسیح کے عقیدہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقیدہ کے مقابلہ میں کفارہ کی تردید کیں بہترین حربہ قرار دینا کس طرح درست ہوسکتا ہے پھر مولوی ثناء اللہ صاحب یہ بتائیں کہ جتنی قوت علمائے اسلام کے عقیدہ حیات مسیح کی وہ کفارہ کی تردید میں تسلیم کرتے ہیں۔ کیا وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اتنی ہی قوت مسیح کے طبعی موت مرنے کے عقیدہ کو کفارہ کی تردید میں حاصل نہیں۔ کیونکہ کفارہ کے رد کے لئے امر مشترک یعنی مسیح کا صلیبی موت سے بچنا تو دونوں عقیدوں میں یکساں موجود ہے۔ کیا وہ وفات مسیح کے عقیدہ کے مقابل پر بھی حیات مسیح کے عقیدہ کو کفارہ کے رد میں ترجیح یافتہ اور بہترین حربہ قرار دے سکتے ہیں۔ جبکہ وفات مسیح کے ساتھ ہی مسیح کے ابن اللہ ہونے اور عقیدہ تثلیث کی بھی تردید ہو جاتی ہے۔

حیات مسیح کا عقیدہ اور اناجیل

پھر مولوی صاحب پر یہ امر مخفی نہ رہے کہ محض کسی بات کے اختیار کر لینے سے دوسرے مذہب کے کسی عقیدہ کا ابطال نہیں ہو جاتا۔ اور نہ وہ عقیدہ بن جاتا ہے۔ بلکہ اس بات کی صحت کے متعلق جو دلائل ہوتے ہیں جتنی قوت ان کی ہوگی۔ اتنی قوت کے ساتھ وہ اس غیر مذہب کے کسی عقیدہ کی تردید کریگا مگر غیر احمدی علما جس رنگ میں حیات مسیح کے قائل ہیں۔ اس کا وہ عیسائیوں کی مسلمہ کتب مقدسہ سے کوئی ثبوت نہیں دے سکتے۔ کیونکہ اناجیل تو اس بات پر گواہ ہیں کہ مسیح علیہ السلام کو ضرور صلیب پر چڑھایا گیا۔ مگر غیر احمدی علماء اس کے قائل نہیں۔ بلکہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ چھت پھاڑ کر ایک فرشتہ مسیح کو اٹھا کر آسمان پر لے گیا۔ اب اس بات کا ایسا ثبوت علمائے اسلام کس طرح پیش کر سکتے ہیں۔ جس سے عیسائیوں پر حجت ہوسکے۔ عیسائیوں کو اسلام کی طرف لانے کا صرف یہی آسان راہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب پر چڑھایا جانا مان کر اناجیل سے یہ ثابت کیا جائے کہ انہوں نے صلیب پر جان نہیں دی۔ بلکہ وہ صلیب سے زندہ اترے۔ اس سے صلیب بھی ٹوٹتی ہے اور کفارہ کا بھی رد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس بارہ میں انجیل میں سے کئی دلائل مل سکتے تھے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرما دیا ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کو انجیلی دلائل کی جو قوت حاصل ہے وہ غیر احمدی علما کے اس عقیدہ کو کہ مسیح صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے ہرگز حاصل نہیں۔ لہذا حضرت مسیح موعودؑ کے عقیدہ کے مقابل پر مولوی صاحب کا اپنے علمائے اسلام کے عقیدہ حیات مسیح کو کفارہ کی تردید میں بہترین حربہ قرار دینا اس لحاظ سے بھی غلط ہے۔

وفات مسیح کا عقیدہ بہترین حربہ ہے

پھر حیات مسیح کے عقیدہ کے بالمقابل وفات مسیح کے عقیدہ کو عیسائیت کی تردید میں جو قوت اور ترجیح حاصل ہے۔ اس سے کوئی سلیم الفطرت انسان انکار نہیں کرسکتا۔ کیونکہ مسیح کی طبعی موت ثابت ہو جانے سے کفارہ الوہیت مسیح تثلیث کا عقیدہ سب ہباءً منثورا ہو جاتے ہیں۔ کیا حیات مسیح کے عقیدہ کو بھی یہ قوت حاصل ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ الوہیت مسیح کا عقیدہ وفات مسیح ثابت کرنے سے ٹوٹتا ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مگر حیاتِ مسیح کے عقیدہ سے مسیح کی الوہیت کی تردید نہیں ہو سکتی۔ بلکہ مسیح کو غیر معمولی طور پہ زندہ ماننا تو الٹا عیسائیوں کے عقائد کے لئے ممد ہے۔ چنانچہ عیسائی مولوی صاحب کے علمائے اسلام کے اسی عقیدہ کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر افضلیت کی دلیل قرار دے کر مسلمانوں کو صلیب پرست بناتے رہتے ہیں۔

پس حیاتِ مسیح کے عقیدہ نے کفارہ کی تردید میں تو کیا قوت دکھانی ہے۔ البتہ یہ مسلمان گھرانوں کو ضرور ڈبو رہا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ہی بتائیں۔ کتنی دفعہ عیسائیوں کے بالمقابل انہوں نے حیاتِ مسیح کے عقیدہ کو کفارہ کی تردید میں پیش کیا ہے۔ اور پھر کہاں کہاں ان کے علمائے اسلام نے تردید کفارہ میں کامیابی سے استعمال کر چکے ہیں۔

نیز یہ بھی بتائیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر بالکل نہ چڑھنے کے متعلق ان کے پاس اناجیل سے کونسے روشن دلائل ہیں۔ جن سے عیسائیوں پر حجت ہو سکتی ہے۔ تاہم بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل بھی ہمارے مد کے مقابلہ پیش کریں۔ اور دنیا کو معلوم ہو سکے کہ کس کے حصہ میں زیادہ قوت ہے۔

خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد کو اناجیل اور قرآن مجید کے دلائل کی جو قوت حاصل ہے۔ اس کا ہی یہ اثر ہے۔ کہ عیسائی بالعموم احمدیوں سے تثلیث الوہیت مسیح اور کفارہ وغیرہ مسائل پر بحث کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔

پس بہترین حربہ کفارہ کی تردید میں حیاتِ مسیح نہیں جس پر بحث کرنے کی احمدیوں کے مقابل پر مولوی ثناء اللہ صاحب کو جرأت نہیں ہوتی۔ بلکہ حضرت مسیح کے صلیب پر چڑھایا جا کر صلیب سے زندہ اتر آنا ثابت کر دینا کفارہ کی تردید کے لئے بہترین حربہ ہے۔ کیونکہ اس حربہ کو دلائل کی باڑ دی گئی ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا حربہ نہایت کند ہے۔ کیونکہ وہ دلائل کی باڑ سے محروم ہے۔ اسی لئے تو مولوی صاحب اور ان کے علمائے اسلام کے کبھی کام نہیں آیا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ کہ مسیح صلیب سے زندہ اترے کسرِ صلیب کا موجب ہے۔ اور مسیح موعود وہی شخص ہو سکتا تھا جو یہ عقیدہ رکھے۔ مولوی صاحب کے علمائے اسلام کا عقیدہ کسرِ صلیب کا موجب نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ کہ مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اترے۔ پھر آپ نے ہجرت کی اس کی مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اپنی کتاب ترکِ اسلام میں جو انہوں دھرم پال کی کتاب ترکِ اسلام کے جواب میں لکھی۔ یوں تصدیق کر چکے ہیں۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے یہ مراد ہے کہ وہ ایک محفوظ جگہ چلے گئے۔ پھر اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام طبعی عمر پاکر فوت ہوئے۔ یہ تینوں عقیدے عیسائی عقائد کے مقابل مع الدلائل پیش ہو کر ان کے تمام بنیادی عقائد کا قلع قمع کر دیتے ہیں۔ مگر مولوی صاحب کے علماء کے حیاتِ مسیح کے عقیدہ کو نہ الوہیتِ مسیح کی تردید میں کچھ دخل ہے۔ نہ تثلیث کی تردید میں۔ ہاں کفارہ میں جو کچھ دخل ہے۔ وہ اس لحاظ سے نہایت ہی کمزور ہے۔ کہ اس عقیدہ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے علماء کے پاس کوئی روشن دلیل نہیں۔ (باقی)

خاکسار
قاضی محمد نذیر لائل پوری

شفاکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو اب ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو چھ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شفاکن استعمال کریں۔ قیمت مکمل قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

جاپان کے مقبوضہ ممالک میں مذہبی لیگ کا قیام

جمہوری اور محوری نظام ہائے حکومت یوں تو ہر لحاظ سے ایک دوسرے کی ضد واقع ہوئے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ جو قومیں جمہوری طرز حکومت کی عادی ہو چکی ہیں وہ ڈکٹیٹرشپ کے تصور سے بھی کانپ اٹھتی ہیں۔ اور دنیا کو اس لعنت سے بچانے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ اور اپنی دولت کا آخری سکہ قربان کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ اقتصادی تمدنی۔ معاشرتی سیاسی۔ اخلاقی اور مذہبی غرضیکہ جس پہلو سے بھی دیکھا جائے ڈکٹیٹرشپ کی موجودہ صورت اور تفاصیل جمہوریت کے مقابلہ میں ایک عذاب سے کم نہیں ہیں۔ اور جو لوگ اخبارات کے مطالعہ کے عادی ہیں۔ وہ خبروں میں اس تفاوت کو ہر روز مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کا ایک پہلو تو نہایت خطرناک ہے کہ کوئی مذہبی جماعت یا مذہب کو مقدم کرنے والی قوم ایک لمحہ کے لئے بھی ڈکٹیٹرشپ کو گوارا کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی۔

نازیت کا ایک اہم بلکہ بنیادی اصول جیسا کہ پہلے بھی کئی بار بیان کیا جا چکا ہے۔ اور جیسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بھی اپنے خطبات میں واضح فرما چکے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ کسی قوم کو نازی اصول کے مقابل پر کسی اور اصول کی پابندی اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ مثلاً نازی مسلمانوں کو کبھی یہ اجازت نہ دیں گے۔ کہ وہ ان کے اصول کے مقابلہ میں اسلام کے احکام کی تعمیل اپنے لئے فرض سمجھیں۔ بلکہ وہ ہر شخص کو مجبور کریں گے کہ وہ نازی اصول کو ہی اپنی زندگی کا دستور العمل قرار دے۔ اور اسی کے مطابق زندگی بسر کرے۔ اس کے خلاف کسی قانون یا شریعت کو اپنے لئے واجب العمل ہرگز نہ سمجھے چنانچہ یہودیوں پر نازیوں کے بے پناہ مظالم کی ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ یہود موسوی شریعت کے پابند ہیں۔ یا کم سے کم اس کی پابندی کو عقیدۃً ضروری خیال کرتے ہیں۔ اب مسلمان غور کر سکتے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک اسلامی شریعت اور احکام قرآن کریم کی تعمیل کس قدر اہم ہے۔ یہود موسوی شریعت سے جو تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس کی پیروی کی جو اہمیت ان کے نزدیک ہے۔ اسے اس عقیدت اور اس کے احکام کی تعمیل کی اہمیت سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ جو مسلمانوں کو قرآن کریم اور اس کے احکام سے ہے اور ظاہر ہے۔ کہ جب شریعت موسوی سے برائے نام تعلق کی وجہ سے یہود ان کے نزدیک اس قدر سنگین سزاؤں کے مستحق ہیں۔ کہ اب تک صرف پولینڈ میں سات لاکھ یہودی نازی حکام کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔ تو پھر مسلمانوں اور بالخصوص احمدیوں کے ساتھ جو کچھ کریں گے اس کا اندازہ مشکل نہیں۔ اللہ تعالےٰ ان ظالموں سے اپنی پناہ میں رکھے۔

جاپان بھی محوری مشین کا ایک اہم پرزہ ہے۔ اور اس وجہ سے جرمنی سے کم نہیں۔ اس نے مشرق میں بہت پاؤں پھیلائے ہیں۔ اور ہندوستان بھی اس کے ہاتھوں اس وقت خطرہ میں ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ بعض کوتاہ فہم اور عاقبت نااندیش لوگ ان کے متعلق ہمدردانہ جذبات رکھتے ہیں۔ یا کم سے کم ان سے اس قدر نفرت نہیں رکھتے جس کے وہ مستحق ہیں۔ اور اپنے ملک کو ان کی دست برد سے بچانے کے فرض کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ اور انہیں اس خطرہ کا احساس ہی نہیں۔ جو خدانخواستہ جاپانیوں کی کامیابی کی صورت میں ان کو۔ اور ان کے ملک کو لاحق ہو سکتا ہے۔

ہندوستان ایک مذہبی ملک ہے۔ اور یہاں کے باشندوں کی اکثریت مذہبی خیالات رکھتی ہے۔ گو مذاہب کا اختلاف موجود ہے۔ مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہر مذہب کے پیروؤں کی اکثریت اس کے ساتھ خاص انس اور لگاؤ رکھتی ہے۔ اور اس کی ترقی و اشاعت کے لئے کوشاں رہتی ہے۔ اس سوال کو جانے دیجئے۔ کہ ہندو دھرم کوئی تبلیغی مذہب ہے یا نہیں۔ یا سکھوں کو ان کا مذہب دوسروں کو اس میں شامل کرنے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ احمدیت نے اسلام کی دنیا میں اشاعت و تبلیغ کے لئے جو کام شروع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اُسے دیکھ کر آج آریہ سماج نے بھی جگہ جگہ اپنے مشن کھول دیئے ہیں۔ اور سکھوں نے مشنری کام پر خاص طور پر توجہ دے رکھی ہے۔ عیسائی تو پہلے ہی اس میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ہر مذہب کے پیرو آزادی کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کا عذاب جاپانیوں کی صورت میں اس ملک پر نازل ہو ہی گیا۔ تو یہ سب باتیں خواب ہو کر رہ جائیں گی۔ چنانچہ جن ممالک پر جاپانی قابض ہو چکے ہیں۔ ان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

اخبارات میں شائع ہؤا ہے۔ کہ نیوگنی پر قبضہ کر کے جاپانیوں نے حکم دے دیا۔ کہ کوئی شخص مذہبی پروپیگنڈہ نہ کرے۔ واشنگٹن کی ایک خبر سے پایا جاتا ہے۔ کہ جاپان نے ایک مذہبی لیگ قائم کی ہے۔ جس کا مقصد دیگر مذاہب کو نابود کرے شاہ جاپان کی الوہیت کا قیام ہے۔ یہ لیگ ہر مقبوضہ ملک میں شنٹو ازم کو پھیلائیگی اور دیگر مذاہب کی اشاعت کو روکے گی۔"

(بحوالہ زمزم ۱۴ر جولائی)

اور کسی کی تو ہم نہیں کہتے۔ اتنا جانتے ہیں۔ کہ کوئی احمدی مذہبی پروپیگنڈا کی ممانعت کے حکم کی تعمیل ایک دن کے لئے بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ اس لعنت سے اپنے ملک کو بچانے کیلئے وہ جو کچھ کر سکتا ہو کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اور سب سے بڑھکر یہ ہے۔ کہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر قادر مطلق خدا سے دعائیں کرے کہ وہ اپنی توحید کیلئے اس خطرہ کو دور ہی رکھے اور اپنے فضل سے ہمیں بچائے۔ اسکے علاوہ مادی لحاظ سے بھی جو امداد ممکن ہو۔ برطانیہ اور اتحادی ممالک کی کامیابی کے لئے کرتا رہے۔

قلب الجبر

یاد رہے کہ قلب الجبر جیسی بیش بہا چیز ہر جگہ نہیں ملتی ایسے نایاب تو نہیں کہا جا سکتا۔ مگر کمیاب ضرور ہے

طبیب عجائب گھر قادیان

تحریک جدید کے مقاصد

دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے انسان کو بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ تب کامیابی ہوتی ہے۔ دنیوی لیڈروں کی زندگی ہمارے سامنے ہی کہ وہ حصول مقصد کے لئے کس قدر روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ پھر کس بے دردی سے اپنی ترقی کے لئے انسانوں کی جانیں قربان کرتے ہیں۔

دینی ترقی کے لئے بھی بڑی بڑی قربانیاں ضروری ہیں۔ تب ترقی کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ ان قربانیوں میں مالی قربانیاں بھی ہوتی ہیں۔ اور جانی بھی۔ اپنی خواہشات کی قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں۔ اور اپنے اوقات کو بھی قربان کرنا پڑتا ہے۔ غرض کہ ہر قسم کی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ قربانیاں اگر عارضی اور وقتی جوش کے ماتحت ہوں تو اپنے نتائج ظاہر نہیں کیا کرتیں بلکہ یاد رکھو۔ کہ قربانی وہی ہے۔ جو موت تک کی جاتی ہے۔ پس جو آخر تک ثابت قدم رہتا ہے۔ وہی ثواب بھی پاتا ہے

پس حصول ثواب اور رضاء الٰہی کے لئے قربانیوں میں ثابت قدمی ضروری ہے تحریک جدید کے مطالبات کو پیش کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے لئے مستقل قربانیوں کے راستے کھول دیئے ہیں۔ ان راستوں پر چلنے کے لئے اس حقیقت کو ذہن میں رکھنا نہایت ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ

"گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوتا۔ کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہاں میں پکڑا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالےٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا۔ اس کا ایمان کھویا جائیگا۔"

پھر ان مطالبات پر عمل کرنیوالوں کے متعلق حضور فرماتے ہیں:-

"میں سمجھتا ہوں۔ تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے۔ جن میں حصہ لینے والے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے اس طرح مستحق ہونگے۔ جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہؓ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے خاص طور پر مورد ہوئے۔" نیز فرمایا۔ "ہماری جماعت خدا تعالےٰ کی قائم کردہ جماعت ہے، اور خدا تعالےٰ کی جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ۔ اور دہراتے چلے جاؤ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں۔ اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے۔ تو وہ کہہ اٹھے۔ کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے۔ اور میں اس کیلئے تیار ہوں۔ ایک عورت سے اگر پوچھا جائے۔ تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے۔ تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں۔ اور اس کے ماتحت جماعت میں ایک ماحول اور بیداری پیدا کی جائے۔ کہ قربانیاں کرنا مشکل نہ رہے۔"

پس احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ حضور کی ان ہدایات کو سامنے رکھیں۔ اور ہر ایک بچے اور بوڑھے تک ان باتوں کو پہنچائیں۔ اور ہمدردی سے اُن کو سمجھائیں۔ نیز ایک انتظام بھی کیا جائے کہ ماہوار ایک خطبہ حضور کا تحریک جدید کے متعلق دوستوں کو سنایا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے انہیں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ جیسا کہ حضور نے اس بارہ میں تاکید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدیہ جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

ایک ضروری اعلان

تشخیص بجٹ ۴۳-۱۹۴۲ء کے متعلق کئی مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ عہدیداران جماعت اپنی اپنی جماعت کا بجٹ فارم پر کر کے جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ اس غرض کے لئے پہلے مئی ۴۲ء کے آخر تک مدت مقرر کی گئی تھی۔ مگر افسوس ہے۔ ایک ماہ سے زیادہ عرصہ گذر جانے کے بعد بھی کئی جماعتوں کی طرف سے بجٹ فارم موصول نہیں ہوئے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا جولائی کے آخر تک مہلت دی جاتی ہے۔ تمام عہدیداران کو چاہیئے۔ کہ اس عرصہ میں اپنی اپنی جماعتوں کا بجٹ تشخیص کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ اگر اس مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ تو دفتر ہذا ایسی جماعتوں کا بجٹ خود بخود تجویز کر لیگا۔ اور وہی بقایا درج کر لیا جائیگا۔ جو دفتر کے ریکارڈ پر موجود، اس کی ادائیگی کی ذمہ داری جماعت پر ہوگی۔ نیز تمام انسپکٹران بیت المال کو چاہیئے کہ جولائی کے آخر تک اپنے اپنے حلقہ میں تمام ایسی جماعتوں کا بجٹ تشخیص کروائیں جنہوں نے ابھی تک بجٹ تیار نہیں کیا۔ نیز چندہ جلسہ سالانہ [illegible] ضروری ہے۔ جس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۵ فیصدی ہے۔ عہدیداران کو [illegible] ۱۲۸ [illegible] (ناظر بیت المال)

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفہ اولؓ کا ۹۹ فی صدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں ان کو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

حب اٹھرا نسواں ہے

دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سید والا

محمد ابراہیم صاحب امیر جماعت لکھتے ہیں۔ ماہ جون میں مسجد احمدیہ میں باقاعدہ تفسیر کبیر کا درس ہوتا رہا۔ سید عبداللطیف صاحب انسپکٹر بیت المال نے جماعت کی تربیت اور اتفاق و اتحاد کے موضوع پر دو تقریریں کیں۔ ساٹھ کے قریب ٹریکٹ تبلیغی تقسیم کئے گئے۔ پانچ اصحاب نے چار دیہات میں جاکر تبلیغ کی۔ ننکانہ اور شیخوپورہ میں آپ نے بہت سے ہندوؤں کو پیغام حق پہنچایا۔ ایک احمدی دوست کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کی تحریک کے ماتحت بھرتی کرایا۔ خدام و اطفال کا کھیلوں کا سالانہ مقابلہ کرا کے کتب انعام دی گئیں۔ چار دفعہ ہفتہ واری اجلاس ہوا۔ جس میں دوستوں نے عمدہ تقاریر کیں۔

انبالہ شہر

کرامت اللہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ ماہ احسان میں شہر انبالہ میں خوب تبلیغ کی گئی۔ احباب اپنے اپنے حلقوں میں عمدہ کام کر رہے ہیں۔ ۲۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

بھرتی کے متعلق لیکچر

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا نے تحصیل لاہور احاطہ میں بھرتی دینے کے متعلق تقریر کی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ حاضرین میں اہل کار۔ ذیلدار اور دیگر افسران بھی شامل تھے۔ آپ نے بیان کیا۔ اس جنگ میں بھرتی ہو کر دشمن کا مقابلہ کرنے میں خود ہمیں بھی فائدہ ہے۔ ورنہ ہماری جائدادیں جان و عزت سب خطرہ میں ہے۔

بھیرہ

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ نے ۲۸ رجون تا ۸ رجولائی شہر بھیرہ اور موضع ہجکا میں ۹ لیکچر دیئے۔ ۹ دفعہ درس دیا۔ ۱۵ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ شیعوں نے اپنے جلسہ میں صحابہ کرامؓ کے خلاف جو باتیں کی تھیں۔ اُن کی قرآن کریم احادیث۔ اور خود شیعہ کتب سے تردید کی۔ باجماعت نماز ادا کرنے کی تحریک کی اور اس کام کی نگرانی کی۔ امیر جماعت بھیرہ مولوی صاحب کے کام کی تعریف کرتے ہیں

میانی ڈوگراں

مولوی محمد علی صاحب مبلغ نے ماہ مئی میں سکھوں سے ایک مناظرہ کیا۔ ۶۶ آدمیوں کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ پانچ لڑکوں کو باترجمہ قرآن شریف پڑھاتے رہے۔ چھ تبلیغی جلسے کرائے۔ اور سات لیکچر دیئے۔ کئی تبلیغی و تربیتی درس دئے۔

کانانور

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری یکم تا ۷ رجولائی درس دیتے رہے۔ ایک رسالہ کے لئے ولادت مسیح اور رسالت مسیح ناصری بنی اسرائیل کے لئے مخصوص تھی کے موضوع پر دو لمبے مضمون تحریر کئے۔

ساندھن

مولوی منظور احمد صاحب نے ۴ تا ۱۰ جولائی پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ ہندوؤں اور غیر احمدیوں کو تبلیغ کی۔ ایک عالم سے وفات مسیحؑ اور ختم نبوت پر تبادلہ خیالات کیا۔

محمود آباد آدانان ضلع جہلم

سے نور احمد صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں ماہ احسان میں دو جلسے کئے۔ اور ایک صد افراد کو تبلیغ کی گئی۔

اڑلیسہ و بہار

مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ نے ۲۳ رجون تا ۔ رجولائی ۵۰۸ میل سفر کر کے پوری۔ کندرا پاڑا۔ بھدرک۔ کھڑگ پور رانچی کا دورہ کیا۔ پانچ تبلیغی تقریریں کیں۔ ساٹھ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی ایک تنازع کی تحقیقات کی۔ جماعت کی تربیت کا فرض بھی ادا کیا۔

آسنور کشمیر

۶ رجولائی کو مسجد احمدیہ کے وسیع صحن میں مستورات کا اجتماع ہوا۔ پردہ کا موزوں انتظام کیا گیا۔ اور زیر صدارت مولوی حبیب اللہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں تین تقریریں۔ احمدی خواتین کے فرائض۔ خواتین کو ضروری نصائح۔ نماز کی اہمیت اور قیام لجنہ کی ضرورت پر علے الترتیب خواجہ غلام محمد صاحب ڈار مولوی حبیب اللہ صاحب اور مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے کیں۔ باقاعدہ اجلاس سے پہلے مولوی عبدالغفار صاحب نے خانگی امور کی اصلاح پر لیکچر دیا۔ سکول کے طلباء نے خوش الحانی سے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور نظم پڑھی۔ مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ نے دو افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ اور تین دفعہ درس دیا۔

لاہور

مولوی محمد یار صاحب عارف نے یکم جولائی تا ۱۴ رجولائی لاہور کے حلقوں مصری شاہ حلقہ سول لائن۔ نیلہ گنبد کے علاوہ لاہور سے باہر شیخوپورہ۔ شاہ مسکین کا دورہ کیا۔ شیخوپورہ میں ایک مناظرہ میں صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ سات تقریریں کیں۔ اور سات افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ احباب کو نماز باجماعت میں باقاعدگی اور چندہ کی باقاعدہ ادائیگی کی تحریک کی۔

صوبہ سرحد

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے ۸ تا ۱۵ رجولائی بازید خیل اور پشاور کا دورہ کیا ایک تربیتی لیکچر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر دیا۔ ۷ دفعہ درس دیا بعض دوستوں سے بقایا چندہ وصول کرایا۔ ایک مولوی سے دربارہ معیار صداقت تبادلہ خیالات کیا۔ ایک جماعت کا بجٹ تیار کر کے بھجوایا۔ ۱۸ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔

ناظم نشر و اشاعت

افسوسناک وفات

قادیان ۲۶ رجولائی۔ خاکسار کی لڑکی بشریٰ ممتاز خانم جو اخوند اقبال محمد خان صاحب کی زوجہ تھی۔ اور ایک طویل عرصہ سے بیمار چلی آتی تھی شب گذشتہ بوقت دس بجے بعمر ۲۱ سال وفات پا گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون آج مہمان خانہ میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد اکبر عفا اللہ عنہ ریٹائرڈ ہیڈ۔ دی سی مہاجر قادیان

اٹھرا ایک عذاب الٰہی ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا اور مرتے جانا ایک عذاب ہے اس عذاب کا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے۔ جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی۔ کہ اسکا بچہ اس سے جُدا ہو جاتا ہے۔ اس عذاب سے بچنے کا روحانی عذاب دعا ہے۔ اور جسمانی علاج

ہمدرد نسواں

جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے جس کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے جس اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خرید یں تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

B. 5

میک لائٹ

تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے

اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب فرماویں۔

میک ورکس قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۲۵ جولائی۔ بیشمار جرمن فوجیں جن کی تعداد کم از کم چھ لاکھ ہے۔ دو ہزار ٹینک اور زبردست ہوائی بیڑہ اور چھوٹی اور بڑی توپیں تیزی سے پیش قدمی کرتی ہوئی جنوبی ڈان میں پہنچ گئی ہیں۔ دو جرمن فوجیں روسٹوف کے شمال میں مل جانے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ ایک فوج میروف سے جنوب کی طرف اور دوسری وارشلاف گراڈ سے جنوب مشرق کی طرف بڑھ رہی ہے تیسری جرمن فوج سمن روگ کے مشرق میں بحر ازوف کے ساحل کے ساتھ ساتھ ڈیرے ڈالے ہوئے ہے۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ لنڈن کے شمال مشرقی حصہ کی سات فیکٹریوں کے مزدوروں کے نمائندوں نے وزیراعظم سے ملاقات کی۔ اور انہیں ایک درخواست پیش کی۔ جس میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ جرمنی کے خلاف دوسرا محاذ قائم کیا جائے۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ جرمنوں نے سرکاری طور سے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوج راسٹوف میں داخل ہو گئی ہے۔

ماسکو ۲۴ جولائی۔ آج سہ پہر کو ماسکو ریڈیو نے باشندگان روس سے ایک جوش آفرین اپیل کی۔ جس میں واضح کیا گیا۔ کہ وطن خطرے میں ہے۔ دشمن حملہ کرنے اور زیادہ دور تک ہمارے ملک میں گھس آنے کیلئے اپنی تمام فوج میدان میں لے آیا ہے۔ ہم تمام محبان وطن سے اپیل کرتے ہیں کہ دشمن کو آگے بڑھنے سے روکیں اور اس کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو جائیں۔

ماسکو ۲۵ جولائی۔ آج ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ علاقہ وورونیز میں روسی فوج بدستور جارحانہ اقدامات کر رہی ہے۔ ایک وسیع علاقہ میں جنگ جاری ہے جس میں جرمنوں کو تھکایا جا رہا ہے۔ جرمنوں نے وورونیز کے شمال مغرب اور جنوب کی طرف آنیوالے راستوں پر خصوصیت سے زیادہ نقصان اٹھایا ہے۔ روسی فوج جرمنوں کے مستحکم مورچوں پہ حملہ کر رہی ہے اور دست بدست جنگ جاری ہے۔

ماسکو ۲۵ جولائی۔ روسی فوج نے ماسکو کے جنوب مغرب میں محاذ بریانسک پر تازہ حملہ شروع کر دیا ہے۔

چنکنگ ۲۴ جولائی۔ آج جاپانی طیاروں نے چنکنگ پر ایسا شدید ہوائی حملہ کیا۔ کہ اس وقت تک اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

چنکنگ ۲۴ جولائی۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جو ہندوستانی ایجنٹ جنرل کی حیثیت سے چنکنگ میں متعین ہیں۔ ایک طویل بیان میں فرمایا۔ کہ اگر وردھا کی قرارداد کو منظور کر لیا گیا۔ اور برطانیہ نے ہندوستان سے بوریا بستر اٹھالیا۔ تو سات دن کے اندر اندر جاپان ہندوستان پر قابض ہو جائے گا۔

لاہور ۲۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ خاکسار تحریک کے قائد مشرقی صاحب نے جو اسوقت مدراس میں نظر بند ہیں۔ خاکساران سندھ کے حاکم اعلیٰ اور کشمیر و صوبہ سرحد کے حاکم اعلیٰ سے کہا کہ وہ پنجاب کے وزیراعظم سے ملاقات کریں اور انہیں یقین دلائیں کہ خاکسار حکومت کے ساتھ دل وجان سے تعاون کیلئے تیار ہیں۔ نیز پنجاب میں خاکساروں کو قانون اور ضابطہ کے احترام کی تلقین کی گئی ہے

نئی دہلی ۲۴ جولائی۔ حکومت ہند نے کھالوں کی برآمد ممنوع قرار دیدی ہے۔ کیونکہ یہ کھالیں فوجی بوٹوں کی تیاری کے لئے موزوں ہیں۔

لاہور ۲۴ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ روشنی پر پابندی کے متعلق حکم کا نفاذ طول و عرض پنجاب میں یکم اگست ۴۲ء کے غروب آفتاب سے ۳ اگست ۴۲ء کے طلوع آفتاب تک ہوگا۔

لاہور ۲۴ جولائی۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے لوکل ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں جنرل مینجر این ڈبلیو آر نے تجویز کی۔ کہ ان چھوٹے چھوٹے سٹیشنوں کو جو بڑے بڑے شہروں کے نزدیک ہیں۔ مسافروں کی ٹریفک کے لئے بند کر دیا جائے۔ بحث کے بعد تجویز کو اس طرح تسلیم کر لیا گیا کہ یہ سٹیشن غیر اہم ہوں۔ اور ان کے بند ہونے سے دو سٹیشنوں کے درمیان دس میل سے زیادہ فاصلہ نہ ہو جائے۔

لاہور ۲۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سر محمد عثمان کو جنہیں ڈاک اور پرواز کا محکمہ دیا گیا ہے۔ کونسل آف سٹیٹ کا لیڈر مقرر کیا گیا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ سر فیروز خان نون کو مرکزی اسمبلی میں بھیجدیا جائیگا۔

مراد آباد ۲۵ جولائی۔ جمعیت العلماء کے لیڈر مولوی حسین احمد مدنی کو ڈیڑھ سال قید محض اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ۶ ماہ قید بھگتنی ہوگی۔ مولوی صاحب کو اے کلاس دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ ٹوکیو نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ چھ ہفتے ہوئے جزائر الوشین کے جزیرہ کسکا میں جو جاپانی فوجیں اتری تھیں۔ وہ وہاں اڈہ بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ یہ کام بہت تیزی سے ہو رہا ہے، بارکیں اور سڑکیں بنائی جا رہی ہیں۔ ڈچ ہاربر سے اڑکر امریکن ہوائی جہاز روزانہ تین بار یہاں حملے کرتے ہیں۔

لاہور ۲۴ جولائی۔ پنجاب میں جنگی اغراض کے فنڈ کی میزان اب ایک کروڑ روپیہ سے تجاوز کر گئی ہے۔ ۳۰ جون کو اس روپیہ کی میزان جو جنگی قرضوں میں لگایا گیا۔ ۶۸۰۵۳۱۱۱ روپیہ تھی۔

ماسکو ۲۶ جولائی۔ آج تیسرے پہر کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ جرمن فوجوں نے روسٹوف کے اردگرد گھیرا ڈال لیا ہے۔ شہر کے گرد و پیش گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے جرمن ٹینکوں کے بڑے بڑے دستے اس لڑائی میں جھونک رہے ہیں۔ جرمن سر توڑ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح روسی مورچوں کو توڑ کر آگے نکل جائیں۔ روسی جان توڑ کر مقابلہ کر رہے ہیں تاہم جرمنوں نے روسٹوف کے مورچوں میں ایک دراڑ ڈال دی ہے۔ جرمن دریائے ڈان کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے ہیں۔ لڑائی کی حالت خطرناک ہوتی جا رہی ہے۔

ماسکو ۲۶ جولائی۔ آج ایک روسی اعلان میں بتایا گیا۔ کہ جرمن فوج کے اگلے دستے دریائے ڈان کو پار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر روسی ہوائی جہازوں اور ٹینکوں نے ان پر حملہ کر کے جرمن دستوں کا صفایا کر دیا۔

ماسکو ۲۶ جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ وورونیش کے علاقہ میں روسیوں نے ماسکو کے جنوب مغرب تک حملہ شروع کیا ہے۔ جس کی وجہ سے جرمنوں کو فوجی دستے اس طرف لانے پڑے ہیں۔ روسیوں نے جرمنوں کے رسد اور کمک پہنچانے کے راستے کاٹ دیئے ہیں۔ کالینن کے علاقہ میں ایک جرمن رجمنٹ نے حملہ کیا۔ روسیوں نے جوابی حملہ کر کے اس کا صفایا کر دیا۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ انگلستان کے ساحل کے شمال مشرقی کنارے پر دشمن کے دو جہاز گرا لئے گئے۔

قاہرہ ۲۶ جولائی۔ آج سہ پہر کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ دشمن نے کوئی خاص سرگرمی نہیں دکھائی۔ ہمارے جہازوں نے العالمین کے محاذ پر دشمن کے ٹینکوں اور فوجی لاریوں پر کامیاب حملے کئے۔ اس حملہ میں طبروق۔ مرسا مطروح کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ دشمن کا کافی نقصان ہوا۔ ہمارے ہوائی جہاز شاندار کام کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ جولائی۔ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے امریکن ہوائی جہازوں نے بحرالکاہل میں دشمن کے ۲۲۳ جہازوں کو ڈبویا یا بالکل ناکارہ کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۲۶ جولائی۔ بحرالکاہل میں امریکن آبدوز نے جاپانیوں کے تین مال لے جانے والے جہاز غرق کر دیئے۔

پٹنہ ۲۶ جولائی۔ کسان کانفرنس مونگھیر میں تقریر کرتے ہوئے بابو راجندر پرشاد صاحب نے کہا۔ یہ الزام غلط ہے کہ کانگرس ستیہ آگرہ جاری کر کے دشمنوں کو مدد دینا چاہتی ہے۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ ہندوستان کا مطالبہ نامنظور کر کے برطانیہ خود اپنے دشمنوں کو بالواسطہ مدد دے رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ یہ گاندھی جی کی آخری جد و جہد ہوگی۔

لکھنؤ ۲۵ جولائی۔ صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ نے مٹی کے تیل کی قلت کی وجہ سے اعلان کیا ہے کہ مٹی کے تیل کے ہم وزن توریئے کا تیل ملا لیا جائے۔ تو اس مکسچر سے ڈیٹز لالٹین خوب اچھی طرح جل سکتی ہے۔

لاہور ۲۶ جولائی۔ حکومت پنجاب نے حکومت ہند کی منظوری سے پنجاب کی حدود سے ریل۔ سڑکوں اور دریا کے رستوں کے ذریعہ جو۔ چنے۔ اور چنے سے بنائی جانے والی تمام اقسام کی چیزوں کی برآمد پر پابندی عائد کر دی ہے۔ کہ صرف پراونس کنٹرولر پنجاب کی اجازت سے ان کی برآمد ہو سکے گی۔

کراچی ۲۵ جولائی۔ وزیراعظم سندھ نے کہا۔ سیلاب کی وجہ سے سکھر تعلقہ زیر آب ہے اب تک پندرہ لاکھ ایکڑ اراضی پر پانی پھیل چکا ہے۔ اگر پانی واپس دریا کو نہ پھینکا گیا۔ تو مزید علاقہ زیر آب ہو جائیگا۔ جو علاقے تباہ ہو چکے ہیں۔ ان کی تعمیر کے لئے لاکھوں روپیہ درکار ہوگا۔ ان علاقوں کے باشندے خانماں برباد ہو چکے ہیں۔ انکے ذخیرے گل سڑ گئے ہیں لوگ نہر اور بند کے کنارے بیٹھے ہیں۔

روما ۲۵ جولائی۔ مسولینی ۲۹ جون سے لیبیا میں تھا۔ آج وہ واپس آگیا ہے۔

راولپنڈی ۲۶ جولائی۔ ڈپٹی کمشنر نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ جن اشیاء کی قیمت پر کنٹرول ہو گیا ہے۔ دوکانداروں کو چاہیئے کہ انکی فہرست دوکان میں لٹکائیں اور خریداروں کو قیمت کی وصولی کی رسید دیں۔ حکم میں یہ بھی ہے کہ جو آدمی مقررہ نرخ سے گراں خریدے گا۔ وہ بھی مجرم ہوگا۔ اُسے تین سال تک کی سزا دی جا سکتی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی